یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۴۶

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

شرح قیمت سالانہ
گورنمنٹ عالیہ سے ... عـــہ
والیان ریاست سے ... ـــہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۱۶/
ششماہی ..
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر یوم جمعہ ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی +

امرتسری مجتہد صاحب کا فتویٰ

ہماری مقلد احباب بات بات میں

کہا کرتے ہیں کہ آجکل کسی کو درجہ اجتہاد نہیں کسی کو اتنا علم نہیں کہ احادیث کو جانچ سکے۔ کسی کو اتنا علم نہیں کہ خود استدلال کر سکے اسلئے تقلید کرنی چاہیئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود ہی اس اصل کے برخلاف چلتے ہیں اپنے اختراعی مسئلوں پر جو دلیل لاتے ہیں خاص اپنی ایجاد ہوتی ہے حالانکہ دلیل پیش کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا کام استدلال کرنا نہیں بلکہ اپنے امام کے قول کو مع استدلال پیش کرنا اُس کا کام ہے (دیکھو مسلم الثبوت وغیرہ) مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے بھائی لسانی طور پر نہیں تو عملی طور پر تو تقلید کی تردید کرتے ہیں۔ چونکہ وہ مسائل اختراعی ہوتے ہیں اس لئے بحکم ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

وہ استدلالات بھی نرے غلط ہی ہوتے ہیں۔ مثال کے لئے ناظرین کو ۱۲ جمادی الاول یعنی ۲۸ جون کے اہلحدیث کا حوالہ دیتے ہیں جس میں ایک امرتسری مجتہد کے فتوے کا ذکر ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص سہواً پڑھ لے تو دوبارہ ادا کرے۔ اسکا مفصل ذکر مع جواب پرچہ مذکورہ میں ہو چکا ہے اُس جواب کا جواب انہی مجتہد ذی اہل فقہ مورخہ ۱۶-۱ و ۲۳ اگست میں دیا ہے +

مجتہد صاحب کا دعویٰ یہ تھا کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں دلیلیں اسپر کچھ عدد لائے تھے۔ اُن سب دلائل کا خلاصہ منطقی طور پر یوں سمجھئے کہ پہلا مقدمہ یہ تھا کہ غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں یہ تو ہوا صغریٰ۔ دوسرا مقدمہ یعنے کبریٰ آپ کا یہ تھا کہ فاسقوں کے پیچھے نماز ناجائز واجب الاعادہ ہے مجتہد صاحب کو لازم تھا کہ حسب قاعدہ معقول پہلے صغریٰ کا ثبوت دیتے یعنی

؎ مجتہد کا نام ہم نے طنزاً نہیں لکھا بلکہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار کی ہدایت سے لکھا ہے کتاب مذکور میں ہے واعلم ان المفتی هو المجتہد (مفتی ہونا مجتہد ہی کا کام ہے) اما من یحفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت یعنی جو کوئی مجتہد کے اقوال یاد کر کے انہی کے مطابق فتویٰ دیوے وہ مفتی نہیں بلکہ ناقل محض ہے چونکہ ہمارے مخاطب مجتہد صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں کسی مجتہد کے قول سے نہیں دیا بلکہ اپنے ایجاد کردہ دلائل سے دیا ہے اس لئے آپ مجتہد ہیں (منہ)

یہ ثابت کرتے کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں۔ پھر کبریٰ کا ثبوت دیتے مگر مجتہد صاحب نے ایسا نہ کیا۔ میدان مناظرہ کو مسجد کا ممبر سمجھکر محض خطابیات سے کام لیتے رہے۔ آپ نے پہلی دلیل یہ آیت لکھی لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ای ابراہیم! میں تجکو امام بناؤنگا۔ مگر یہ امامت ظالموں کو نہ پہونچیگی۔ آپ نے اس سے مطلب نکالا کہ نماز میں غیر مقلدوں کی امامت جائز نہیں۔ گویا آپ کے نزدیک حضرت ابراہیم کی دعا یہ تھی کہ خداوندا! میری اولاد کو مسجدوں کے امام بنائیو۔ تاکہ انکی معاش کا گذارہ چل سکے۔ کیوں نہو ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند ✤ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش

اس دلیل پر ہم نے ۲۸ جون کے پرچے میں سات اعتراض کئے تھے ناظرین پرچہ مذکورہ بالا دیکھنے کی تکلیف کریں پہلے دو اعتراض یہ تھے کہ امام کا لفظ امامت نبوت اور امامت حکومت اور امامت نماز میں مشترک ہے یا حقیقت مجاز۔ مشترک تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں اشتراک کا علم نہو وہاں حقیقت مجاز مقدم ہے۔ بس یہ لفظ امامت نبوت کے لئے جب حقیقت ہے تو امامت صلوٰۃ کے لئے مجاز ہوگا۔ پھر جب حقیقی معنے مراد لئے گئے تو بقاعدہ اصول مجازی معنے نہیں لئے جا سکتے پس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ امامت نبوت یعنی رسالت ظالموں کو نہیں ملیگی مطلب یہ کہ ظالم لوگ اللہ کے رسول نہونگے اس میں امامت نماز کا ذکر نہیں اسکا جواب مجتہد صاحب نے یوں دیا ہے کہ:۔

”امام کا معنے اس جگہ بطریق عموم المجاز اختیار کیا گیا لہٰذا امام کے معنے من یقتدی بہ کے کئے گئے جو کہ نبی اور خلیفہ اور امام صلوٰۃ کو بھی شامل ہے جیسا صلوٰۃ کا معنے ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی میں ایصال النفع مراد رکھا گیا۔ بس اس جگہ نہ تو جمع بین الحقیقۃ والمجاز ہے اور نہ عموم مشترک لازم آتا ہے جیسے صلوٰۃ مذکورہ میں کوئی محذور لازم نہیں آتا“ (اہل فقہ ۱۶۔ اگست)

جواب:۔ ای جناب! آپ نے کوشش کرکے عموم مجاز کی صورت تو نکالی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ تو تسلیم ہے کہ امام کا لفظ امامت نبوت میں حقیقت ہے اور امامت صلوٰۃ میں مجاز۔ مگر جناب نے اس جواب دینے میں مثل مشہور کو صادق کر دیا فررنا من المطر وقفنا تحت المیزاب (بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑا ہوگیا) آپ کو معلوم نہیں یا ذہول ہو گیا کہ عموم مجاز خود قسم مجاز سے ہے۔ کتب اصول شاشی سے لیکر مسلم تک یہی ثبوت ملتا ہے۔ حسامی کی شرح **غائۃ التحقیق** میں دیکھو کہ عموم مجاز کو مجاز کی قسم سے صاف لکھا ہے غور سے سنئیے: واعلم ان لفظ الیوم یطلق علی بیاض النہار بطریق الحقیقۃ اتفاقا وعلی مطلق الوقت بطریق الحقیقۃ عند البعض فیصیر مشترکا وبطریق المجاز عند الاکثر وھو الصحیح۔ اسکا مطلب صاف ہے کہ عموم مجاز۔ مجاز کی قسم سے ہے۔ چنانچہ مصنف غائۃ التحقیق اس قول کی دلیل جو لائے ہیں قابل ملاحظہ ہے لان حمل الکلام علی المجاز اولی من حملہ علی الاشتراک۔ پس بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز یقیناً مجاز کی قسم ہے۔ ان حوالجات سے قطع نظر اگر کوئی طالب علم اصول شاشی کا پڑھنے والا بھی حقیقت اور مجاز کی ماہیت پر غور کرے تو اُسے یقین ہو سکتا ہے کہ حقیقت کا مفہوم بشرط لا ہے اور عموم مجاز کا مفہوم لابشرط شئی۔ پھر ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز ہے۔

اچھا جب یہ امر بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز کی قسم ہے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ آپ کی دلیل ناقص بلکہ انقص ہے کیونکہ اصول و معقول کی کتابوں میں یہ مسئلہ مدلل و مبرہن ملتا ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز مراد لینا باطل ہے چنانچہ حسامی وغیرہ کتب اصول میں ہے کہ ان العمل بالحقیقۃ متی امکن سقط المجاز یعنے حقیقی معنے جب ہو سکتے ہوں تو مجاز باطل ہے جسکی شرح میں صاحب غائۃ التحقیق لکھتے ہیں یعنی اذا دار اللفظ بین الحقیقۃ والمجاز فاللفظ للحقیقۃ الی ان یدل الدلیل علی کونہ مجازا۔ یعنی جب کوئی لفظ حقیقت اور مجاز میں دائر ہو تو حقیقت کے لئے متعین ہوتا ہے یہانتک کہ کوئی دلیل اس کے مجاز ہونے پر دلالت کرے۔ پھر مصنف موصوف نے اس کو مدلل کیا ہے کہ لان الواضع انما وضع اللفظ للمعنی لیکتفی بہ فی الدلالۃ علیہ فصار کانہ قال اذا سمعتم الکلمات بھذا اللفظ فاعلموا انی عینت بھذا اللفظ ھذا المعنے فمن تکلم بلغتی وجب ان یراد بہ ذلک المعنے فوجب حملہ عند الاطلاق علیہ۔ یعنی لغت کے بنانے والے نے جب کسی لفظ کو کسی معنے کے لئے وضع کیا تو گویا اُس نے کہہ دیا کہ میں جب کبھی اس لفظ کو بولوں تو تم نے جان لینا کہ میری مراد اس لفظ سے یہی حقیقی معنے ہیں پس جو شخص کوئی لفظ بولے تو واجب ہے کہ اُس سے وہی معنے مراد لئے جائیں جو واضع لغت نے اُس کے لئے مقرر کئے ہیں پس لفظ کو مطلق چھوڑنے کے وقت انہی حقیقی معنے پر حمل کرنا واجب ہے۔ یعنی مجازی معنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔

مجتہد پارٹی کے ممبرو! دیکھو کس قدر تاکید ہے کہ حقیقی معنے کے امکان کے وقت مجازی معنے حرام ہیں۔ بس بتلائیے آپنے جو امام کے لفظ کو عموم مجاز بنایا ہے

آیات متشابہات - اصل تفسیر اور آیات متشابہات کی تفسیر - قیمت ۴ر - [illegible] دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو۔

مجاز کی قسم ہو تو کس قاعدہ سے بنایا ہے۔ امکان حقیقت تو آپ نے تسلیم کیا۔ پھر مجازی معنے لینے کی کونسی وجہ آپ نے قایم کی ہے جس پر آپکی دلیل کی بنا ہے۔ واللہ ہمیں حیران ہوتی ہے کہ تم لوگ کس منہ سے کہا کرتے تھے کہ غیر مقلدین اصول و معقول سے بے نصیب ہیں۔ شاید ؎

پڑا فلک کو کبھی دلجلوں سے کام نہیں ✦ جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مولانا! مختصر سنئے! امام کے لفظ کے حقیقی معنے امامت نبوت ہیں جسکا امکان بلکہ ارادہ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مجاز یا عموم مجاز کے لئے کوئی قرینہ نہیں پس آپکی دلیل غلط اور دعوے غیر ثابت۔ آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون میں تو عموم مجاز کا قرینہ ہے کیونکہ یصلون کے مسند الیہ دو قسم کے ہیں۔ دونوں کی صلوٰۃ الگ الگ ہے یہی انکا قرینہ ہے ✦

اسی طرح کلام کے لفظ کی تحقیق ہم نے مفصل کی تھی جسکا جواب کو آپ نے چھوا بھی نہیں ✦

مولانا! افسوس ہے کہ آپ کو مذہبی تعصب نے یہاں تک پہونچا دیا کہ آپنے اس فتوے نویسی میں یہاں تک غلو کیا کہ تفسیر بالرائے سے بھی خائف نہوئے۔ تفسیر بالرائے متقدمین مفسرین کے خلاف ہونے کا نام نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ تفسیر بالرائے یہی ہے کہ لغت اور اسلوب عربیت کے خلاف ہو (دیکھو اتقان) جس کے آپ مرتکب ہیں ✦

یہ تو ہے بالاختصار آپ کی دلیل پر گفتگو۔ باقی جو آپنے اہلحدیثوں کو فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر کہا ہے اور حسب عادت خوب جی کھول کر گالیاں دی ہیں اور برا کہا ہے انکا بدلہ وہی دیگا جس کے رسول کا حکم ہے لا یرمی رجل رجلا بالکفر او الفسق الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو کوئی بلا وجہ کسی کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو وہ کفر و فسق کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ اس کا بدلہ آپ کو میدان محشر میں ملیگا۔ آہ ؎

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوی ✦ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

آپ نے اہلحدیثوں کے فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہونے کا جو ثبوت دیا ہے سبحان اللہ کیا ہی عالمانہ ہے کہ حدیث میں ہے قدریہ مجوس امت ہیں لہذا غیر مقلدین معتزلی ہوئے پس فاسقوں سے بدتر۔ (دیکھو اہلحدیث ۲۸ جون) واہ واہ مولانا کے کیا کہنے ہیں چونکہ چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے۔ ہمیں بار باران مفتی صاحب کے حال پر رحم آتا ہے کہ بیچارے کس آفت میں پھنس گئے۔ ای جناب! یہ میدان مناظرہ ہے کوئی مسجد کا ممبر نہیں کہ اناپ شناپ جو چاہا کہہ دیا ؎

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں مجتہد صاحب ✦ یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

نہ آپ کو اہلحدیث کے مذہب سے خبر نہ آپ کو خبر حاصل کرنیکا شوق ہے۔ تو فتوے نویسی اور اجتہاد کا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ اسرعکم علی الفتوی اسرعکم الی جھنم یعنے فتویٰ نویسی میں جلدی کرنے والا جہنم میں جلدی جائیگا ✦

(باقی آئندہ)

آخری شاہ دہلی کی قبر

آجکل اسلامی اخباروں میں یہ خبر بڑی مسرت سے گشت کر رہی ہے کہ مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ برما نے بہادر شاہ ظفر مرحوم آخری شاہ دہلی کی قبر کی مرمت کرا دی ہے اسپر گورنمنٹ کا شکریہ کیا جاتا ہے مگر نہیں سمجھتے کہ ان اسلامی اخباروں کی پوزیشن کیا ہے۔ تعلیم اسلام کے لحاظ سے دیکھا جائے تو قبروں کی بابت صاف ارشاد ہے ولا قبرا مشرفا الا سویتہ جو قبر اونچی ہو اس کو برابر کردو۔ فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے۔ آنچہ بر قبور اولیا عمارت ہائے رفیع بنا کنند حرام ست۔ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے تو کسی بڑی محسن قوم کی قبر کو بھی عالیشان مقبرہ بنانا حرام ہے۔ خیر تعلیم اسلام تو نصیب اعدا ہے اسے کون جانے اور کون پوچھے۔ قومی طور پر بھی شاہ مرحوم کا ہمپر کوئی احسان نہیں جس کے سبب سے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں التماس اس مضمون کی کرتے۔ گورنمنٹ بحیثیت ملک داری کے اپنا فرض سمجھتی تو یہ الگ بات تھی مگر ہم کس امر کی یادگار رہنانے کی فکر کریں۔ بہادر شاہ نے کونسا ہماری ساتھ سلوک کیا؟ یہی کہ تمام عمر اپنی عیش و عشرت میں نفس امارہ کا غلام بنا رہا۔ ڈوم دفالیوں کی صحبت میں خود بھی اسی طرح کی حرکات کرتا رہا نہ اسلام کی خبر تھی نہ اہل اسلام کی۔ آخر کار مسلمانوں کی بھری کشتی کو لے ڈوبا والدہ جسقدر لانڈ کلایو کے بت کو دیکھکر انگریزوں کو اس کی روح پر صد بار رحمت کی دعا نکلیگی اس سے کہیں زیادہ بہادر شاہ کی قبر کو دیکھکر غیرتمند مسلمانوں کے دل سے نفرین کی آہ نکلیگی۔ قومی طور پر بھی یادگار کسی ایسے شخص ہی کی بنائی جاتی ہے جس نے قوم پر کسی طرح کا احسان کیا ہو نہ کہ جس نے قوم کا بیڑا ڈبویا ہو افسوس ہے ہماری کشتی کے ناخدا بعض اسلامی اخباروں کے اڈیٹر ایسی قسم کی درخواستیں اور شکریئے کرتے ہوئے نہ تو اسلامی تعلیم کی پرواہ کرتے ہیں نہ قومی فیلنگ کا خیال۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ✦

اہل فقہ کی بیجا شکایت

اہل فقہ امرتسر ۳۰ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

یہ کہ ہم نے جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر کے کہنے سے اہلحدیث کی نسبت بُرے الفاظ لکھنا چھوڑ دئیے ہیں مگر اہلحدیث نہیں چھوڑتا۔ پھر لکھتا ہے کہ دو ہفتہ انتظار کر کے ہم بدستور لکھینگے ۔

اہلحدیث! جناب آپ نے بدزبانی چھوڑی ہے نہ آپ چھوڑ سکینگے کیونکہ آپ کے خریداروں کا مذاق ہی یہی ہے۔ اگر آپ گالیوں کا نمک مرچ نہ لگائیں تو مضامین کیا دکھائیں۔ ہم آپ کے قریب تر کے پرچوں ہی میں دکھائے دیتے ہیں کہ آپنے اور آپکے نامہ نگاروں نے کہاں تک بدزبانی سے کام لیا ہے۔ ۹ راگست ؁۳۳ء پر اہلحدیث کی نسبت ہاتھی کے دانت لکھا۔ ؁ کالم ۲ میں توہین آمیز الفاظ لکھے۔ ؁ تو تمام ہی طعن و تشنیع و حقارت سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۶ راگست ؁ کالم اول پر ہماری نسبت لکھا ہے کہ اب دوبارہ کسی مدرسہ میں جا کر پڑہیں کیونکہ سابقہ علم طبول بلیاں میں پھنس گیا۔ خیریت ہے یہ وہ پرچے ہیں جن میں آپنے اپنا رویہ بدل کر شیخ صاحب موصوف پر بار احسان رکھا ہے۔ ان میں حسب سابق۔ یاجوج ماجوج اور ذریت شیاطین وغیرہ الفاظ نہیں لکھے غنیمت ہے۔ چونکہ ہم ہمیشہ سے اس رویہ کے برخلاف رہے ہیں اسی لئے کبھی ہم نے اہل فقہ کے جواب میں منافق کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ ذریت شیطان۔ یاجوج ماجوج وغیرہ الفاظ نہیں لکھے اور نہ کبھی ان شاء اللہ لکھینگے۔ مگر چونکہ اہل فقہ باوجود گالیاں دینے کے پھر بھی اہلحدیث ہی پر الزام رکھتا ہے اس لئے آج ہم ایک بڑی مفید تجویز پیش کرتے ہیں امید ہے کہ اہل فقہ اگر اپنے دعوے میں سچا ہوگا تو ضرور ہی اسکی تائید کریگا۔ غور سے سنئے:

ایک کمیشن اس کام کے لئے مقرر کی جائے کہ بدزبانی کی ابتدا اور زیادتی کس کی جانب سے ہے۔ ممبران کمیشن جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ پھر یہی کمیشن ہمیشہ قائم رہے۔ جب کبھی کوئی فریق زیادتی کرے۔ فریق مظلوم کی یاددہانی پر ممبران کمیشن غور کر کے جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ کمیشن کے ممبروں کے نام بھی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ میر حبیب اللہ صاحب (مربی اہل فقہ) آنریری مجسٹریٹ امرتسر میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ ان صاحبوں میں سے جو انکار کرے اسکی جگہ اور کسی معزز کو شامل کیا جائے۔ دیکھیں یہ تجویز بھی سابق کی تجویز کی طرح نامنظور ہوتی ہے یا منظور۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد ۔

جالندھر میں مباحثہ

از نامہ نگار

مولوی ولی محمد صاحب جالندھری کو غالباً اہلحدیث جانتے ہونگے آپ کو دعوی علمیت کے ساتھ شر و فساد میں ایسا کچھ ملکہ ہے کہ جہاں پر آپ جاتے ہیں اہلحدیث بیچارے تو انکی کس شمار و قطار میں اپنے حقیقی بھائی حنفیوں سے بھی انکی نہیں بنتی۔ امرتسر میں تو ملکاً انکا وعظ بند ہوا پشاور سے بھی نکالے گئے تھے۔ دو اڈھائی سال بعد آپ عرب سے فتوحات کرتے ہوئے آئے تو آتے ہی جالندھر میں اپنے پرانے تختہ مشق اہلحدیثوں کو کوسنا شروع کیا۔ لاچار جالندھر کے اہلحدیثوں نے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کو بلایا۔ ۸ ستمبر کو خاکسار مع مولوی نور محمد صاحب امرتسری بھی ہمراہ گئے۔ مولانا صاحب کا پہونچنا تھا کہ جالندھری صاحب کے ہوش اڑ گئے مگر پرانے دم خم میں کچھ لیت ولعل رہے۔ اہالی شہر نے مباحثہ کی منادی کرادی۔ مولانا ابو الوفاء صاحب نے ہم دونوں کو پہلے بھیجا کہ جا کر مضمون اور وقت تمام اور ہر دفعہ تقریر کا وقت مقرر کرو۔ چنانچہ ہم گئے مگر جالندھری فاضل کے مزاج کہاں۔ نہایت بد اخلاقی سے ہمارے ساتھ پیش آئے کہ ہم نہیں جانتے تم کون ہو اُسی کو لاؤ۔ ہم پہلے انکا علم جانچیں گے آخر بعد معمولی گفتگو کے ہم واپس چلے آئے۔ مولانا صاحب سنتے ہی چل پڑے میدان مباحثہ میں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ مخلوق کا شمار نہیں ایک پر ایک گرتا ہے۔ پولیس سرگرمی سے در پئے انتظام ہے۔ مولانا صاحب کرسی پر بیٹھ گئے تو پولیس نے کمال ہوشیاری سے سب کو متنبہ کر دیا کہ جو کوئی بیچ میں بولیگا ہم فوراً اُسکو ہٹ کرکے نکالیں گے۔ مولانا صاحب نے مالک مکان کی معرفت پوچھا کہ تمام وقت مباحثہ کا کتنا ہے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے کتنا کتنا؟ فاضل جالندھری تو ان باتوں کے عادی نہ تھے۔ آپنے فرمایا کہ وقت کی پابندی کیسی۔ یہ تو وسعت معلومات پر ہے کوئی دو گواہ رکھتا ہے کوئی بیس رکھتا ہے۔ مولانا صاحب نے کہا آپ کو اگر زیادہ کچھ کہنا ہو تو آپ بیشک پانچ منٹ دیں اور آپ پانچ گھنٹے لیں مگر وقت مقرر ضرور ہوگا بغیر مقرر کرنے کے کوئی فریق دوسرے کو بولنے سے کیونکر بند کر سکیگا اور کیونکر فریقین اپنا اپنا خیال ظاہر کر سکیںگے؟ مولانا صاحب کی اس دریا دلی پر کہ بمقابلہ اپنے پانچ منٹوں کے فریق ثانی کو پانچ گھنٹے دیتے ہیں مخالفین بھی عش عش کرتے تھے۔ پھر مزید لطف یہ کہ میر مجلس کے لئے بھی مولوی سید عبد القیوم صاحب حنفی جالندھری کو منظور کیا۔

اس سے زیادہ مولانا صاحب کے حوصلہ اور دریا دلی کی بات جس نے آپکی وقعت کو مخالفوں کے دلوں میں گاڑ دیا یہ ہوئی کہ پولیس نے مولانا صاحب کو مخاطب کر

۱؎ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں اہلحدیثوں کو پھر منافق لکھا ہے۔ اور فرقہ ضالہ تو ہمیشہ لکھا کرتا ہے۔ (منہ)

... مرزا قادیانی ... صفحات ۱۳۲ ... قیمت ...

کہا آپ کسی طرح سے فکر نہ کریں ہمارے پاس بچاس بت کٹریاں ہیں ذرہ کوئی آپ کی نسبت کچھ بولیگا تو ہم فوراً اُس کو بت کر دی لگا لینگے - مولانا ابوالوفا نے کھڑے ہوکر فرمایا میں سفارش کرتا ہوں کہ میری نسبت ناشائستہ لفظ کہنے پر میری کسی بھائی کو آپ تکلیف نہ دیں - میری نسبت جو چاہیں کہیں میں معاف کروں گا - مولانا صاحب کے ایسے اخلاق اور دریا دلی کو دیکھکر مخالفین کی بھی عام رائے مولانا صاحب کے حق میں پیدا ہوگئی لیکن فاضل جالندہری ایسے کچھ مبہوت ہوئے کہ نیچے سر جھکائے ہیں مگر بولتے نہیں - بولے تو یہ بولے کہ آپ مقلدانہ گفتگو کرینگے یا غیر مقلدانہ ؟ مولانا صاحب نے کہا ثبت العرش ثم النقش - پہلے گفتگو قرار تو پالے پھر میں آپ کو بتلاؤنگا کہ میں مقلد ہونگا یا امام - مگر افسوس جالندہری صاحب نے باوجود حزین احناف کے کہنے پر بھی وقت کی تحدید نہ مانی - اس لئے پولیس افسر نے اعلان کر دیا کہ چونکہ وقت کی بابت ابھی تصفیہ نہیں ہوا - جب تصفیہ ہو جائیگا - تب مباحثہ ہوگا - اب جلسہ برخواست - اسپر مولانا صاحب نے تھوڑی دیر ٹھیر کر کھڑے ہوکر پکار دیا کہ چونکہ مولوی ولی محمد صاحب وقت کی بندش نہیں مانتے اسلئے میں اب جاتا ہوں - صبح ۷ بجے تک منظوری کا انتظار کرکے ہم چلے جائینگے - شب کو وعظ کے جلسہ میں بتلایا گیا کہ دیکھو مسلمانوں کے سب کام وقت کی پابندی سے ہیں - نماز کے لئے وقت مقرر ہے - روزہ کے لئے مقرر ہے حج کے لئے مقرر - طلاق اور موت کی عدت کے لئے مقرر ہے - پھر مباحثہ کے لئے کیوں مقرر نہ کیا جائے - مولوی نور محمد صاحب اور خاکسار نے اپنے وعظوں میں اتباع سنت کی تاکید کی اور مولانا صاحب نے اپنے وعظ میں مسلمانوں کو تجارت اور اخلاق کی ترقی پر بہت توجہ دلائی - اور حسب عادت ترک کذب پر خوب زور دیا - خدا اہالی جالندہر کو اس وعدے پر قائم رکھے - آمین -

امرتسر میں آکر انجمن نصرت السنۃ کی طرف سے خاکسار نے ۱۴ ستمبر کو ایک اشتہار چھاپ کر جالندہر بھیجدیا کہ مولوی ولی محمد صاحب کو اگر کوئی ارمان ہے تو مباحثہ کرلیں - ہر مسئلہ کے لئے ۳-۴ گھنٹے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے ۵ سے ۱۰ منٹ تک ہونگے - دیکھئے اسکا جواب کیا آتا ہے +

خاکسار حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

نور افشاں کا جواب کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا - انشاء اللہ تعالیٰ

(اڈیٹر)

یسوع مسیح کی نسبت مرزا صاحب قادیانی کے

خام خیالات

از نامہ نگار زنانہ ...

ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارتیں نقل کرونگا - شائد مرزا صاحب کے مریدوں میں سے کوئی حق کا طالب حق کی طرف رجوع کرے ورنہ یاد رکھیں کہ اگر دیدہ دانستہ وہ حق بات کی جانب رُخ نہ کریں گے تو ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا فتویٰ اُنپر صادق آجائیگا - دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں - وھو ھذا - دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو نفسانی جوش کیلئے حق و دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں ؟ اب حوالجات مرزائیہ کو غور سے سُنئے!

(۱) دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں، جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارہ میں سکھلایا جاتا ہے یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے؟ پھر اور دیکھو کہ فتح المسیح کے صفحہ ۲۶ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں، یسوع صاحب کی تعلیم کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا تا یہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں اس شخص نے پارسائی اور تقویٰ کا خون کر دیا اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا +

ف مرزائیو! خدا سے ڈر کر سچ سچ کہنا کہ مرزا جی کی پہلی تحریر سچی ہے یا دوسری؟

(۲) اور دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں تحریر کرتے ہیں :- ایک بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس خدا کے دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام یسوع ہے یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے بری مفہوم کو جائز رکھا - افسوس کہ یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ اُس وقت اُس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی ہوگیا تھا +

اور دیکھو وہی مرزا جی فتح المسیح کے صفحہ ۴۸ میں لکھتے ہیں :- مگر تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالتا جس پر ڈالنا اسکو درست نہ تھا کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا کاش اگر وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا - یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا

یا صبیح زناکاری تھی"

ف ای مرزائیو! سچ ہی کہنا اپنے پہلو قول کے خلاف کہنے والا عقلمند ہوتا ہے - یا پاگل کہلاتا ہے اب مرزا جی کو کیا کہو گے ◆

(۳) اور دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتے ہیں " ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں ◆

اور دیکھو وہی مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے ص۷ میں تحریر کرتے ہیں " آپ کو اتنا بھی سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں آتا تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا - مگر شاید خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپکا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہو ◆

ای مرزائیو! کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب بھی ہے جو بیانات اور انصاف مرزا غلام احمد کی تحریرات بالا مرقومہ کو پڑھ کر ان کی کتابوں میں سے دیکھ کر اس بات کا اقرار کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع کی نسبت جو ایک کتاب میں لکھا ہے اس کے برعکس دوسری کتاب میں تحریر کیا ہے اور اعجاز احمدی میں جو انہوں نے لکھا ہے (۱) کہ ایک شریر یہودی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانی عورت پر آپ عاشق ہو گئے (۲) جیسے انہوں نے تحفہ قیصریہ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے بُرے سے بُرے مفہوم کو جائز رکھا افسوس یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں - (۳) اعجاز احمدی میں لکھا - کہ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں"

اے مریدان مرزا! سُنتے ہو ضمیمہ انجام آتھم در فتح المسیح میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے - تم پر پوشیدہ نہیں ہے - میں نے بھی اصل عبارات معہ پتہ صفحہ نقل کر دی ہیں اور خدا کی قدرت کاملہ سے جو کچھ مرزا صاحب سے تحفہ قیصریہ اور اعجاز احمدی میں یسوع کی نسبت تحریر کرایا وہ بھی تم پر چھپا نہیں ہے - اب تم بقول مرزا صاحب شرارتی - بے ایمان اور خبیث کسکو کہو گے ◆ اگر دل میں ہو انصاف تو مطلب ہو صاف صاف سے

قائل ہو یہ اس کی تحریرات سے ◆ جس کو دعوے ہو وحی افلاک کا

الراقم خریدار اہلحدیث نمبر ۸۲

جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث ۲۳ اگست

(۱) احادیث صحیحہ قویہ متواترہ سے ثابت ہے کہ حق تعالی نے بندوں پر رات دن میں پانچ نمازیں قائم فرمائیں جیسا کہ حدیث معراج میں مذکور ہے کہ اول پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب تخفیف کے لئے عرض کیا گیا تو کم ہوتے ہوئے صرف پانچ نمازیں رہ گئیں - اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں کی شمار نہ پانچ سے زیادہ ہے نہ کم اور اسی پر تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہے پس پانچ سے زیادہ نمازوں کا خیال کرنا کسی طرح جائز نہیں - کیونکہ حدیث و اجماع کے خلاف ہے قال اللہ تعالی وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ الآیۃ اگر نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کو ادا کیا جائیگا تو نمازوں کی شمار پانچ سے زیادہ ہو جائیگی اگرچہ کسی حدیث سے نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی صاف طور سے ممانعت نہیں پائی جاتی لیکن کسی دلیل سے ثابت نہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام سے پایا نہ جانا اُس کے ناجائز اور بدعت ہونے کی کافی دلیل ہے - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد - علاوہ بر آں اگر بروز جمعہ دونوں نمازیں (جمعہ و ظہر) ادا کی جائینگی تو دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا یا صرف ایک کو - اگر صرف ایک کو قرار دیا جائیگا - تو اس تخصیص و ترجیح کے لئے مخصص و مرجح ہونا چاہیے - اور اگر دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا تو ایک وقت کے اندر دو فرض نمازوں کا فرض ہونا لازم آئیگا - حالانکہ ایک وقت کے اندر ایک ہی نماز فرض کیگئی - کما لا یخفی -

(۲) جمعہ کے روز اللہ تعالی نے نماز جمعہ کو فرض فرمایا ظہر کو مقرر نہیں فرمایا لیکن اسقدر پایا جاتا ہے کہ عورت و غلام - مسافر و مریض پر نماز جمعہ فرض نہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جمعہ بغیر عذر شرعی کے ساقط نہیں ہوتی اور ظہر عذر کی حالت میں قائم رہتی ہے کیونکہ مریض بمقابلہ تندرست کے اور مسافر بمقابلہ مقیم کے معذور ہے اسی طرح عورت و غلام - مرد و حر کے مقابلہ میں معذور کا حکم رکھتے ہیں اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ نماز جمعہ بروز جمعہ اصل ہے -

(۳) نماز جمعہ نماز ظہر کا بدل نہیں بلکہ مستقل جداگانہ فرض ہے کیونکہ یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ اول تمام ایام میں نماز ظہر فرض کی گئی اس کے بعد بروز جمعہ نماز جمعہ قائم کی گئی تاکہ بدل ہونیکا احتمال قائم ہو - بلکہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ بروز جمعہ فرض کی گئی ہے علاوہ بر آں نماز جمعہ و نماز ظہر کے احکام و آثار میں بہت فرق پایا جاتا ہے مثلاً نماز جمعہ کے لئے جماعت کا ضروری ہونا اور بغیر اس کے ادا نہونا اور ظہر کے لئے جماعت کا

ahmadimuslim.de

ضروری ہونا اور اسی طرح عورت و غلام و مسافر و مریض پر جمعہ کا فرض نہونا اور ظہر کا فرض ہونا وغیرہ - اور ایک حدیث سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً مروی ہے اسکا آخر کا فقرہ یہ ہے ومن لغا وتخطے رقاب الناس کانت لہ ظہرا یعنی جو شخص نماز جمعہ کیوقت لغو گوئی کرے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جاوے تو اس کو نماز جمعہ کا درجہ و ثواب حاصل نہ ہوگا صرف ظہر ادا ہو جائیگا اس سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز نماز جمعہ اصل ہے ظہر ہرگز اصل نہیں +

(۴) اسکا جواب جواب اول سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور یہی کیفیت سوال پنجم کی ہے +

(۶) دلائل شرعیہ سے یہی معلوم ہوتا ہے بروز جمعہ صرف نماز جمعہ فرض ہے اور ظہر کا فرض ہونا تو کجا مشروع ہونا بھی ثابت نہیں ایسی حالت میں ساقط ہونے نہ ہونے کی بحث کا کوئی موقع نہیں +

(۷) بیشک عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم ہے اگر عدم نقل مستلزم عدم وقوع نہ ہوگا تو کوئی عمل بدعت دبے اصل قرار نہ دیا جاویگا - بلکہ ہر عمل میں یہ احتمال قائم ہو سکیگا کہ اگرچہ یہ منقول و ثابت نہیں لیکن ممکن ہے کہ خیر القرون میں اسکا وقوع ہوا ہو مثلاً نماز عیدین کے اذان بالاتفاق ناجائز و بدعت ہے اس لئے کہ خیر القرون میں باوجود مقتضی اور زوال مانع کے نہیں پائی گئی - اب یہاں پر یہ احتمال قائم نہیں ہو سکتا کہ عیدین میں اذان اگرچہ منقول نہیں مگر اس سے عدم وقوع لازم نہیں آتا - یہی کیفیت ہے صلوۃ رغائب اور دیگر بدعات مثل مجلس میلاد وغیرہ کے ہے - اگر شرح و تفصیل منظور ہوگی تو پھر عمل میں لائی جائیگی +

(۸) احادیث صحیحہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر روز و شب میں پانچ نمازیں فرض و ضروری ہیں اور بروز جمعہ نماز جمعہ کا فرض ہونا پایا جاتا ہے جمعہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ الآیة

(۹) دارقطنی میں ابوہریرہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الجمعة رکعة فلیصل الیها اخری ومن فاتته الرکعتان فلیصل اربعا یعنی جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا دے پس چاہیئے کہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملاوے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جاویں اسکو چار رکعتیں یعنی ظہر ادا کرنی چاہیئے +

(۱۰) جوابات سابقہ میں لکھا گیا ہے کہ بروز جمعہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ فرض کیگئی یہ کہیں ثابت نہیں کہ اول نماز ظہر مقرر کی گئی پھر نماز جمعہ مقرر کر کے ظہر کو ساقط کیا گیا +

(۱۱) اس کا جواب جوابات سابقہ سے معلوم ہو سکتا ہے - اگر زیادہ شرح و تفصیل منظور ہو تو مطلع فرمایا جاوے - ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ عمل میں لایا جائیگا +

الراقم عبدالستار حسن بن مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری - نزیل دہلی - پھاٹک حبش خاں -

تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہو چکی ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۶ہ ہے مگر ایکساتھ پانچوں جلدوں کے خریدار کیلئے مبلغ ۵ہ روپے مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت انعام دیا جائیگا اور جو صاحب ایک خریدار بنادیں انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں انعام دی جائیگی +

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تمباکو کا استعمال

واضح ہو کہ تمباکو کھانا و حقہ پینا بالاتفاق ایکقسم دماغ - قلب اور معدہ کو مضر اور سخت مضر ہے - کیونکہ جب تمباکو کے اجزا ہوا میں مل کر سانس کے ذریعہ ناک سے ہوتے ہوئے دماغ تک پہونچتے ہیں تو دماغ پر سخت اور ناقابل برداشت اثر کرتے ہیں اس کے سبب پے در پے چھینکیں آتی ہیں اور آنکھ ناک سے بے اختیار رطوبت جاری ہو جاتی ہے - قلب سلامت روی کے سٹیشن سے ہٹ کر سریع الحرکتی کی تار برقی کے مہاوے آزادانہ تیز رفتاری اختیار کرتا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ بسا اوقات اس میں ایک اختلاجی حرکت بھی پیدا ہو جاتی ہے - معدہ ان اجزا کے اثر سے بے خود اور بدحواس ہو جاتا ہے - ہچکیاں اس قدر آتی ہیں کہ جسم کی رگ رگ ہل جاتی ہے - سانس لینا دشوار ہوتا ہے - قے پر قے آتی ہے - طاقت ہاتھ پاؤں اور قریب قریب کل اعضا کو جواب دیدینا چاہتی ہے - یا دیدیتی ہے - انسان اکثر حواس باختہ رہتا ہے - کلا جبڑا بیٹھ جاتا ہے خشکی کے مارے حلق میں کانٹے چبھنے لگتے ہیں - چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے - اور آخر کار بسا اوقات انسان موت

کی گہری نیند میں سو جاتا ہے۔

معترض یہاں اعتراض کر سکتا ہے کہ جو شخص عادی ہے اُس پر ہرگز یہ حالت طاری نہیں ہو سکتی۔ اُس کا اعتراض صحیح ہے واقعی نہ ہوگی۔ لیکن جب ابتداءً اُس نے تمباکو کا استعمال کیا ہوگا تو کیا حال ہوا ہوگا اور جب سہواً یا عمداً مقدار میں زیادتی ہو جاتی یا کی جاتی ہوگی تو کیا کیفیت ہوتی ہوگی۔ کم و بیش اُس پر بھی ضرور یہی اثر ہوتا ہوگا۔ لیکن وہ شخص جو مطلقاً اس کے کھانے پینے یا سونگھنے کا عادی نہ ہوگا۔ ضرور بالضرور نشانۂ مضرت (کما ینبغی) ہوگا۔ کیونکہ ان حالات کا قلب۔ دماغ اور معدہ میں پیدا ہونا اور بے ارادی حرکات اضطراریہ مثلاً متلی ہچکی۔ اختلاج اور بیہوشی وغیرہ کا اعضائے مذکورہ سے سرزد ہونا ایذا پہونچانے والی چیز کے دفع کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور وہ موذی چیز وہی تمباکو کے اجزاء ہیں جو گرم دہوئیں میں مل کر مقامات مذکورہ پر گذرتے ہیں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہندوستانی جو علی العموم قلیل الجثہ کمزور اور نحیف ہوتے ہیں کسطرح غیر ممالک کی لوگوں کی حرص کرتے ہیں۔ کسطرح انکے قدم بقدم چلنے کے لئے جان دئے دیتے ہیں۔ مرے جاتے ہیں۔ وہ اگر پائپ یا چرٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں تو اُن کی اور اِن کی برابری کیا۔ پہلے اُن کی سی طاقت۔ اُن کا سا تن و توش اور اُن جیسے اعضا تو بنا لیں ان کے کمزور اعضاء ہرگز ان مصائب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اقوام ہند کے علاوہ قریب قریب تمام ملکوں کے آدمی تندرست اور طاقتور ہیں اور یہی وجہ کہ کوئی مضر چیز جلدی اُن کے اعضا پر اثر نہیں کرتی۔

مذکورہ نقائص اول اول محسوس ہوتے ہیں۔ مگر متواتر استعمال کے بعد جب بیچارے مظلوم اعضا برداشت کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور اُن کی قوت احساس ضعیف ہو جاتی ہے تو پھر یہ حالت طاری نہیں ہوتی۔ لیکن اُس سے بڑھکر نقصانات کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے یعنی دماغ تر و تازگی سے بتدریج محروم ہوتا جاتا ہے جسکی سبب اُس کے تمام افعال ناکارہ اور مشوش ہو جاتے ہیں۔ انسان سوچتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے کیونکہ اُسکی قوت حافظہ بیحد کمزور ہو جاتی ہے۔ جو تدبیر یا کام وہ عمل میں لانا چاہتا ہے۔ سہو کے باعث اُس کے موافق انجام نہیں دے سکتا۔ دینی معاملات ہوں یا دنیوی۔ علمی مباحث ہوں یا عقلی اکثر مبہوت رہجاتا ہے حس مشترک خیالات متصرفہ وہم کی پراگندگی اور پریشانی کے باعث مفہومات جزئیہ کی ترکیب بھی صحیح طور سے قائم نہیں رہتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود طبعی ذہانت و ذکاوت کے قوت مدرکہ کو دقیق مسائل کے ادراک پر قدرت نہیں رہتی۔

بعض حکماء کے نزدیک براہ راست اور بعض کے خیال میں باتباع دماغ بصارت کو بھی اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ نظر کا تعلق دماغ سے ہے اور دماغ کی رطوبت بتدریج دہوئیں کی نذر ہوتی ہے۔ اب نظر کو قوت پہنچے تو کہاں سے۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب درخت کی جڑ ہی خشک ہو جائیگی تو ٹہنیوں میں تراوت کہاں سے پہونچیگی

؎ دل ہی نہ رہا امید کیسی * جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی

پس لازم آن پڑا کہ دن بدن آنکھوں کی رطوبت زائل ہو اور پردوں کی رطوبت کم ہوتے ہوتے ایک روز خشک ہو جائیں۔

قلب بھی اس کے اثر سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے اُس کے جوہر کی تازگی و فرحت میں جیسا کہ . . . . . . بیان کیا گیا بین فرق آجاتا ہے اس لئے کہ وہ بذریعہ نسیم بارد اور لطیف کا طالب اور دیگر اعضائے جسمانی کی تر و تازگی کا ذمہ وار ہے۔ پس جب یہ بات طے پا چکی تو فرمائیے کہ اُس کو اور اُس کے تابعین کو ایسے مضر امور دہوئیں کا احساس قیامت ہی کا ہیں۔

الغرض خصوصاً حرارت قلبی اور عموماً رطوبات بدنی و نیز اُن رطوبات کے لئے جو شبنم کی طرح بدن میں پھیلی رہتی ہیں تمباکو کا دہواں تو وہ کام کرے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے وہ لوگ جو اپنی انمول اور بیش بہا جانوں کو شوق کے بدلے زہریلے ناگ کے منہ میں دیدیتے ہیں۔ نادان نہیں تو کیا ہیں وہ لوگ جو آنکھوں دیکھتے نئی روشنی کی وضعداری اور مصاحبی کے مارے تاریک خونی کنوئیں میں گرے پڑے ہیں ایسے بوسیر شارع و بن میں پرید کے مصداق نہیں تو کون ہیں۔ خدا اپنے بندوں میں سے اگر کسی قوم یا فرقے یا شخص پر ناراض ہو کر سزا دینے کے لئے کوئی چیز چھینے تو دولت و عقل۔ (دار السلطنت)

طاعون کا ایک نہایت ارزان علاج

یورپ کے ایک مشہور ڈاکٹر موسیو مانو دستے امریکا کے نامور طبی رسالہ میڈیکل ورلڈ میں لکھا ہے کہ میری رائے میں طاعون کی چھوت سے بچنے کے لئے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ تیل ہر جگہ ملتا ہے اور ایک ارزاں چیز ہے۔ تیل سے طاعون کا علاج کرنا قدیم زمانے سے مشہور ہے۔ اس سے حقیقت میں طاعون زدہ بیماروں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سمرنا (ایشیائے کوچک) میں ایک انگریز کانسل مسٹر بلاڈون ایک عرصہ تک رہا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ جب اٹھارویں صدی کے

ahmadmuslim.de

آخر میں ملک مصر میں طاعون کی بلا نازل ہوئی تو اس بیماری سے دس لاکھ کے قریب انسان ہلاک ہوئے۔ مگر یہ بات نہایت تحقیق سے معلوم ہوئی کہ جو لوگ تیل کی تجارت کرتے تھے یا تیل کے کارخانوں میں ملازم تھے۔ ان پر طاعون کا مطلق اثر نہیں ہوا۔ اس واقعی امر کو دیکھ کر اور تحقیق کرنے کے بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ غالباً تیل اس ہولناک مرض کی چھوت سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے اس زمانے میں عام طور پر لوگوں کو نصیحت کرنی شروع کی کہ وہ اپنے بدنوں پر تیل ملا کریں۔ اس سے وہ طاعون سے محفوظ رہینگے۔ سب سے پہلے میں نے اس کا ذاتی تجربہ سنہ [illegible] میں کیا۔ مصر اور شام کی حدود پر ایک بندرگاہ میں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے وہاں کے بائیس ملاحوں کو ہدایت کی کہ وہ تیل کا استعمال کریں اور ہر روز اس کی مالش بدن پر کرتے رہیں۔ اتفاق سے یہ بائیس آدمی ایک ہی خاندان کے ممبر تھے۔ اس خاندان میں تین آدمی پہلے اس مرض سے ہلاک ہو چکے تھے۔ جب انہوں نے میری ہدایت پر عمل کیا۔ تو ان بائیس آدمیوں میں سے کسی پر طاعون کا اثر نہیں ہوا اور ان میں سے کوئی شخص اس سے ہلاک نہیں ہوا +

اس کے بعد میں نے تین ارمنی خاندانوں پر اس علاج کا تجربہ کیا۔ ان خاندانوں میں کل ستائیس آدمی تھے۔ ان خاندانوں کے آدمی ایک محلے میں آباد تھے۔ اسلئے ان میں طاعون کے بیسیوں حادثے ہو چکے تھے اور ہر شخص اپنی موت کے آنے کا یقین کرتا تھا۔ جب ان ستائیس آدمیوں نے میرے کہنے پر عمل کیا اور ہر روز تیل کی مالش بدن پر کرنی شروع کی تو اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ نہایت بشاش اور چاق چوبند رہنے لگے اور طاعون کا خوف ان کے دلوں سے دور ہو گیا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ طاعون زدہ مریضوں کے پاس جاتے آتے رہے اور ان کی لاشیں اٹھانے میں مشغول رہے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا +

مسٹر جیکسن اپنی ایک کتاب میں جس کا نام ہے "بحر متوسط کی تجارت" لکھتا ہے کہ ملک تیونس کے دار الحکومت میں طاعون نے قیامت برپا کر رکھی ہے اور ہر گلی کوچے میں موت ہی موت نظر آتی ہے۔ ہر شخص اپنی اور اپنے متعلقین کی زندگی سے مایوس دکھائی دیتا ہے۔ میں نے معتبر لوگوں سے بار بار سنا ہے کہ جو لوگ یہاں اپنے بدنوں پر تیل کی مالش کرتے رہتے ہیں۔ یا تیل کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ ان پر طاعون کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ یہ ایک عجیب بات ہے مگر نہایت مشہور خبر ہے اور اسی بنا پر یہاں اکثر لوگوں نے یہ عادت اختیار کر لی ہے کہ ہر روز دھوپ میں بیٹھ کر ننگے ہو جاتے ہیں اور اپنے بدنوں پر زور سے تیل کی مالش کرتے ہیں +

جب یورپ میں یہ اور ایسے ہی بہت سے واقعات اور تجربات ڈاکٹروں کو معلوم ہوئے تو انہوں نے علمی طریق سے تیل کے فوائد کا تجربہ کرنا چاہا۔ انہوں نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ طاعون کے زمانے میں بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کریں اور نیم گرم تیل کی تھوڑی سی مقدار ہر روز پیتے رہیں۔ ان ہدایتوں کا نہایت عمدہ اثر ہوا اور جن لوگوں نے طاعون کے زمانے میں اس پر عمل کیا وہ طاعون کی چھوت سے بالکل محفوظ رہے۔ سمرنا (ایشیائے کوچک) کے مشہور شفاخانہ سینٹ انٹنی میں ڈاکٹر ڈیس نے پانچ سال تک اس علاج کا تجربہ کیا۔ اس کا قول ہے کہ "ستائیس سال سے جو نئی نئی دوائیں طاعون کی مشتہر ہوتی رہی ہیں ان میں سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ درجہ کی دوا تیل ہے اور میری رائے میں اس سے کوئی دوا طاعون سے محفوظ رکھنے میں ہمسری نہیں کر سکتی" یہ ہمدرد انسان جب سنتا تھا کہ کوئی شخص طاعون میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ اسکو فوراً شفاخانے میں لے آتا تھا اور ایک کمرے میں رکھتا تھا۔ اس کمرے میں آگ جلائی جاتی تھی اور آگ پر لٹکا کر ڈاکٹر اس کی دھونی مریض کو دی جاتی تھی۔ پھر ڈاکٹر خود نیم گرم تیل کی مالش اس کے بدن پر کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو خوب پسینا آتا تھا۔ ہر روز یہ عمل پانچ منٹ تک کرتا تھا۔ یہاں تک کہ مریض اچھا ہو جاتا تھا۔ جب شفاخانے سے وہ مریض کو رخصت کرتا تھا تو اس کو ہدایت کرتا تھا کہ جب تک طاعون شہر میں ہے تم اپنے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کرتے رہو۔ تمام آدمی جن کو ڈاکٹر لوئیس ہدایت کرتا تھا اور جو اس کے کہنے پر عمل کرتے تھے طاعون سے محفوظ رہتے تھے۔ اس شفاخانے میں بہت کثرت سے مریض آتے تھے اور ہر ایک مریض کا علاج ڈاکٹر خود کرتا تھا اور اس کے کھانے پینے اور دوا دارو کا اہتمام اپنے سوا کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دیتا تھا۔ بیمار مریضوں کو گرم شوربا یا یخنی یا گرم دودھ یا چا ہر روز پلائی جاتی تھی اور جب ان کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کی جاتی۔ تو ڈاکٹر کے ہاتھ میں ایک دستانہ ہوتا تھا جو ملائم نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ تولیہ کی طرح کھردرا ہوتا تھا +

(باقی دارد)

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۳۶۹ - جمعہ کے روز خطبہ میں شعر اردو ترغیب حسنات کیواسطے پڑھنا درست ہے یا منع اور رمضان شریف میں الوداع پڑھنا جائز ہے یا مکروہ؟

ج نمبر ۳۶۹ - حدیث میں ہے کہ آں حضرت اثناء وعظ میں کبھی کبھی کوئی شعر متضمن نصیحت پڑھا کرتے تھے۔ خطبہ بھی وعظ ہے اس لئے اس قسم کا شعر اس میں پڑھنا جائز ہے۔ منع کی کوئی وجہ نہیں۔ الوداع الوداع کہنا خلاف سنت ہے آں حضرت کے فعل سے ثابت نہیں۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ +

س نمبر ۳۷۰ - سید شیخ کو مغل پٹھان یا کوئی اور قوم مسلمان سے جو پابند تقوی کا ہے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں۔ اور ایک شخص کئی شخصوں سے بیعت ہو۔ تو درست ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۰ - نیک بخت صالح متبع سنت سے بیعت کرنا جائز ہے خواہ وہ کسی قوم کا ہو۔ اسی طرح خواہ کسی ایک سے کرے کئی ہی جائز ہے۔ ہاں آجکل کی پیری مریدی کی بیعت جو روزی کمانے کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے جائز نہیں +

س نمبر ۳۷۱ - نماز میں آمین بالجہر کی نسبت اکثر لوگ آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پیش کرتے ہیں لہذا جہر و خفی کس کو حجت ہے یعنے قوی جہر ہے یا خفیہ کہنا؟

ج نمبر ۳۷۱ - آیت مرقومہ سے دعا بالجہر کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ حدیثوں میں آمین بالجہر کا ثبوت ہوتا ہے جیسے سورہ فاتحہ کا بالجہر پڑھنا ثابت ہے +

س نمبر ۳۷۲ - جب اقامت ہوتی ہو اور کوئی جماعت میں مل جائے تو بعد ادائے فرض بجماعت۔ سنت فجر جو اس نے پہلے نہیں پڑھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۲ - پڑھ سکتا ہے۔ ترمذی میں حدیث ہے۔ مگر بعد نماز فرض کسی قدر تسبیح تہلیل پڑھکر۔ یہ نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ فرضوں کی نماز پڑھتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حدیث کے مطابق فرض اور غیر فرض میں فصل کرنا چاہئے

س نمبر ۳۷۳ - بعد نماز عیدین مصافحہ سنت ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۳ - مخصوص وقت کے لحاظ سے تو ثابت نہیں عام لحاظ کر جائز ہے۔ یعنی اس لحاظ سے کہ حدیث میں آیا ہے سلام کو مصافحہ سے پورا کیا کرو۔

س نمبر ۳۷۴ - سود خوار کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اس کی نکاح خوانی اور اس کی گواہی کیسی ہے؟

ج نمبر ۳۷۴ - سود خور فاسق ہے اس کی امامت اور نکاح خوانی جائز ہے حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو +

س نمبر ۳۷۵ - ایسی عورت جو فاحشہ بے پردہ ہو تمام بازاروں میں آیا جایا کرتی زنا کار ہو مشرکہ ہو تارک الصلوۃ ہو اس کے ہاتھ کا کھانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۵ - ہاتھ کا کھانے سے اس کے ہاتھ کا پکا ہوا مراد ہے تو جائز ہے اور اگر اسکی کمائی مراد ہے تو جائز نہیں کیونکہ وہ کمائی ناجائز ہے +

س نمبر ۳۷۶ - تعویذ لکھنا اور اس کی اجرت لینا کیسا ہے۔ اور تعویذ ہندوں غیر مذہبوں کو دینا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۶ - تعویذ اگر شرک کا مضمون کا نہیں ہے تو اجرت لینا بھی جائز ہے اور کافروں کو دینا بھی منع نہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ نے کافروں کو فاتحہ پڑھکر دم کیا اور معاوضہ اجرت لی اور آں حضرت نے اسکو پسند فرمایا +

س نمبر ۳۷۷ - نماز تراویح اول وقت بجماعت مسجد میں افضل ہے یا تنہا آخر شب میں۔ اور یہ سنت کفایہ ہے یا کیا؟

ج نمبر ۳۷۷ - جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا ثابت ہے مگر تہجد کے وقت خواہ اکیلا ہی پڑھے افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا تھا +

س نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینا کیسا ہے اور وہ بنانیوالا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینے والا گناہ میں شریک ہے۔ لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ +

س نمبر ۳۷۹ - زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں ایک ہی دفعہ تین طلاق دی۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو معلوم ہوا اور فکر ہوا پس یہ عورت اسپر حرام ہے یا حلال اسکو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۹ - بموجب حدیث شریف ایک دفعہ کی تین طلاقیں شمار میں ایک ہی ہے۔ پس شخص مذکور عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے +

س نمبر ۳۸۰ - مردہ جانور کا بیع کرنا حلال ہے یا حرام؟

ج نمبر ۳۸۰ - حلال مردہ جانور کی کھال کا بیچنا تو جائز ہے۔ اسکا گوشت چونکہ حرام ہے۔ اس لئے اسکا بیع کرنا بھی منع ہے +

س نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا کس قدر ہونا چاہئے؟

ج نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا حسب توفیق ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے جس نکاح

اخبار احمدیہ - ہندوں - آریوں - عیسائیوں اور مسلمانوں کی عبادتوں کا مقابلہ - قیمت ۱۲
منیجر اخبار احمدیہ امرتسر

انتخاب الاخبار

اِس ہفتہ ایک ضمیمہ بابت استمداد مدرسہ تبت جاری ہوُا ہے - قابل توجہ ناظرین ہے +

خدا کی شان امرتسر وغیرہ بلاد میں تمام بہادوں کا مہینہ بارش سے خالی گیا قحط شروع ہوگیا برخلاف اس کے ضلع گیا وغیرہ میں اسی مہینے خوب موسلے دار بارش ہوئی اللھم اسقنا +

بنگال کے مشہور لیڈر بپن چندر پال بابو کو انکار شہادت کیوجہ سے ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی (کیا ان بنگالیوں کو بھوت چمٹ گیا ہے کہ خلاف قانون کرنے میں کامیابی جانتے ہیں) +

اخبار مسافر آگرہ کے اڈیٹر پر اور ایک مقدمہ ہتک کا خطرہ خود اسکو لگ رہا ہے مگر مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اس دفعہ ہم کسی قسم کی چون وچرا کے بغیر جیل میں چلے جائینگے - (کیوں؟) +

بابو محمد نظیر خان ساکن اہبی رام پور ضلع گونڈہ کا لڑکا مرگیا - ناظرین سے دعا خیر کے ملتجی ہیں - خدا نعم البدل عطا فرماوے +

افسوس مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا مبارک احمد جس کی صحت کا الہام تھا ہوگیا (مفصل آئندہ) +

محسود قوم کے ایک گروہ نے جسکی تعداد ۳۰۰ تھی - ضلع بنوں کی سرحد ذکاخیل کے مویشیوں پر چھاپہ مارا - اس کشمکش میں ۳ برٹش رعایا اور ۲ محسود ماری گئے - محسود گائے بھینسوں کی ایک عظیم تعداد لوٹ کرلیگئے - سرحدی پولیس نے صرف ۱۰ سے زیادہ مویشی اُن سے چھینے +

ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوروں سے جس قدر محنت لیجاتی ہے اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوگئی اس کمیشن کے ممبر بہت جلد نامزد ہوجائیں گے - یہ کمیشن ۱۰ نومبر میں اپنی تحقیقات شروع کریگی +

جولائی گزشتہ میں ۲/۱ ۱ کروڑ روپے کی چاندی اور ۲ کروڑ روپے کا سونا ہندوستان میں آیا - اس میں سے ۸۶ لاکھ روپے کی چاندی گورنمنٹ نے سکہ بنانے کے لئے منگوائی تھی +

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ کے اور ۱۵ ملزم پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت پر رہا کردئے گئے - ابتک ۳۶ ملزم ضمانت پر رہا ہوچکے ہیں - مقدمہ ہنوز باقی ہے +

ترکی پیدل فوج نے جبل پور دیسہ کے شمال مغرب میں قصبہ منگ اچین پر قبضہ کرلیا - (بیداری کے آثار ہیں) +

ہفتہ مختتمہ ۷ رماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۲۳۹۰ موتیں ہوئیں گویا سابقہ ہفتہ کی نسبت ۶۳ ۱۷ موتیں اس ہفتہ زیادہ ہوئیں منجملہ ان اعداد کے پنجاب میں اس ہفتہ ۱۳۵ موتیں طاعون سے ہوئیں +

ہز مجسٹی امیر صاحب ۷ راگست کو ہرات سے مزار شریف کی طرف روانہ ہوگئے اور ماہ رمضان میں ۱۰ اکتوبر سے نومبر تک وہیں قیام کرنا چاہتے ہیں +

لاہور و امرتسر کے لئے نہر باری دوآب سے برقی طاقت پیدا کرنے کی اجازت ملگئی ہے +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۳۱ راگست کو طاعون سے ۱۱۴ - اموات حسب ذیل واقعہ ہوئیں - ہوشیارپور ۱ - جالندھر ۱ - امرتسر ۳ - اٹک ۲ جہلم ۱۹ - شاہپور ۲۹ - راولپنڈی ۵۰ - سیالکوٹ ۷ - پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۲۹ واقعہ ہوئیں +

شورش مراکو - کا سابلانکا میں بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں نے مخزن پر بلا مزاحمت قبضہ کرلیا - تاکہ وہاں اسلحہ اور گولہ بارود کا جو عظیم الشان ذخیرہ ہے وہ مولانی حفیظ کے ہاتھ نہ لگنے پائے (بعد کی خبر سے اسکی تردید ہوگئی بلکہ مولائی حفیظ نے قبضہ کیا ہے)

دولت عثمانیہ کی طرف سے عنقریب ایک علمی ڈیپوٹیشن طرابلس اور غدامس کی سرحد پر جغرافی تحقیقات کے لئے روانہ کیا جائیگا -

طہران سے روٹر تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری مراسلہ اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ترکی فوج کے سو پیدل سپاہیوں نے شمال مغربی ارومیہ کے ایک مقام پر قبضہ کرلیا ہے - اب ترک کل ڈیڑھ سو دیہات پر قابض ہیں +

لدھیانہ میں ذخیرہ آب کے لئے زمین کھودتے ہوئے ایک پرانی توپ برآمد ہوئی ہے +

گورنمنٹ پنجاب نے کاشتکاروں کی امداد کے لئے ۳۲ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے
۳۱ راگست کو ہندوستان کے سرکاری خزانوں اور بنکوں وغیرہ میں گورنمنٹ کا ۱۶ کروڑ ۹۰ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ جمع تھا +

لکھنؤ کے شیعہ ایک شیعہ کانفرنس جاری کیا چاہتے ہیں (کیا اہلحدیث کو غیرت نہ آئیگی؟)

منشی محمد حسین صاحب سب انسپکٹر نگری کی آنکھوں میں پرانے ککرے ہیں - ناظرین سے کسی مجرب دوا کی استدعا کرتے ہیں +

ایک قیمتی رائے

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری
کی قابل قدر رائے ہماری مومیائی کے متعلق حسب ذیل ہے۔
"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی
ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث
... صفحہ ۲)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ دردکمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل و دق اور ضعف دماغ
کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار ہے بوڑھے
بچے جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ... علاوہ محصول

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ
کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت
بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ دردسر۔ نزلہ۔ زکام
اور ضعف بصر کے واسطے مفید ہے۔ دفتری
کلرک اور منشی۔ سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے
ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

سرمہ مقوی بصر

دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا
ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲؎ معہ محصول

علاوہ اسکے ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض اپنی پوری کیفیت لکھیں۔

خداوند کی ماں

امہات المومنین کا الزامی جواب۔ عیسائی
مذہب کا فوٹو۔ قیمت ۴؎

داغ دل

اس کتاب میں کم سنی شادی کی خرابیاں ناولانہ طرز
پر دکھلائی گئی ہیں۔ قیمت ...

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

بخانہ ثنائیہ

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم
ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں
قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے
کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے
میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے
اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر
کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت
کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ
جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر۔ قیمت عہ
جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء " عہ
جلد سوم۔ سورہ مائدہ سے اعراف تک " عہ
جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " عہ
جلد پنجم۔ سورہ بنی اسرائیل سے فرقان " عہ

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کی ...
میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے ...
میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی ...
انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت عہ معہ محصول۔

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ
عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحثہ ...
قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱۰؎

دلیل الفرقان

بجواب چکڑالوی نماز کا جواب۔ قیمت ۲؎

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ... ۱۹۱۲ء اڈیٹر کے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de